452- بیوی نے خاوند کی دوسری شادی کی حالت میں طلاق طلب کرلی

سوال

میں نے اپنی بیوی سے دوسری شادی کی رغبت ظاہر کی توہماری آپس میں بات چیت چل نکلی ، اور بیوی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اگر دوسری شادی کرلو تومجھے طلاق دے دو ، الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اورہماری شادی اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام پائی ہے ، عقد نکاح میں میری بیوی نے یہ کوئی شرط نہیں رکھی کہ میں دوسری شادی نہیں کرسکتا ۔

توکیا میری بیوی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اسے نہ مانے اوراللہ تعالی کی حلال کردہ چیز کوحرام قرار دے ؟

میری بیوی الحمدللہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے ، اوروہ چاہتی ہے کہ جواب میں قرآن وسنت کے دلائل سے وضاحت کی جائے ۔

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص مالی اوربدنی طور پردوسری شادی اورعدل کرنے کی طاقت رکھتا ہواوراسے شادی کی رغبت بھی ہواس کے لیے دوسری شادی کرنا مشروع ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تواور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو ، دودو ، تین تین ، چارچار ، لیکن اگر تمہیں عدل نہ کرسکنے کا خوف ہو توایک ہی کافی ہے }. النساء (3) .

اورسنت میں اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اوراسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا فعل بھی موجود ہے ، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورشخص کے لیے چار بیویوں سے زيادہ رکھنا جائز نہیں ۔

اوریہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی اورعورت بھی اس کے خاوند میں اس کے ساتھ شرکت کرے اورخاوند کی محبت تقسیم ہوکررہ جائے ، اورعورت کے اندریہ غیرت پائی جانی کوئی ملامت والی چيز نہیں جس پراسے ملامت کی جائے ، کیونکہ یہ غیرت توسب سے بہتر اوراچھی عورتوں کے اندر بھی پائی جاتی تھی جوکہ صالحہ اورصحابیات ہیں بلکہ امہات المومنین رضی اللہ تعالی عنھن میں بھی تھی ۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ غیرت اسے یہاں تک نہ لے جائے کہ وہ اللہ تعالی کی مشروع کردہ چيز پربھی اعتراض کرنے لگ جائے ، بلکہ اس کے لیے تویہ مشروع ہے کہ وہ اس سے اپنے خاوند کونہ روکے اوراس میں روڑے نہ اٹکائے ، بلکہ اسے اپنے خاوند یہ اجازت دینی چاہیے کہ وہ دوسری شادی کرلے ۔

کیونکہ یہ تواس کا نیکی اوربھلائی کے کام میں تعاون ہوگا اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو}.

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جوکوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالی اس کی ضروریات پوری کرتا) ۔

اوردوسری شادی کرنے میں پہلی بیوی کی رضامندی کی کوئی شرط نہیں ، مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ للافتاء) سے اس کے بارہ میں سوال کیا گيا تواس کا جواب تھا :

خاوند اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کو راضی کرے ، لیکن یہ اخلاقی طور پر ہونا چاہیے اور حسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے کہ اس طرح کہ معاملات میں وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔

تو اسے اچھی اور بہتر ملاقات اور ملتے وقت کھلکھلاتے چہرے اور کوئی اچھی اور بہتر بات کر کے کم کرنا چاہیے اور اسے راضی کرنے کے لیے کچھ مال کی ضرورت پیش آئے تو وہ بھی دینا چاہیے ۔ اھـ ۔

اگر خاوند دوسری شادی کرنا چاہے تو پہلی بیوی طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کردے یہ تو غلط ہے ، لیکن وہ حالات کو دیکھے اور اگر دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے وہ زندگی نہیں گزار سکتی تو وہ خلع حاصل کرلے ، اور اگر وہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے لیکن کچھ نہ کچھ اسے تکلیف اور تنگی بھی آئے گی تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس پر صبر کرے ۔

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے) ابوداود وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالی بھی اس کی مدد فرمائے گا اور اس کا شرح صدر کرنے کے بعد اسے نعم البدل عطا فرمائے گا ، اور خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس کی حسن معاشرت کے ساتھ تعاون کرے ، اور اس سے معاملات بھی اچھے طریقے سے نبھائے ، اور اس کے ساتھ صبر میں شریک ہو اور اگر اس سے کچھ کمی و کوتاہی سرزد ہو جائے تو اس پر صبر کرتا ہوا اسے معاف کردے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ .